Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۲۸ رجمادی الثانی ۱۴۱۲ھ ۵ صلح ۱۳۷۱ ہش ۵ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۳

حقیقی محبت سے اعمال میں لذّت پیدا ہوتی ہے

"حقیقی محبت وہی ہے جس میں مزا ہو ورنہ محبت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عقیدے کی محبت ہوا کرتی ہے۔ اس محبت کے نتیجے میں انسان اپنے آپ کو بعض اعمال پر مجبور کر لیتا ہے۔ لیکن ان اعمال میں لذت حقیقی محبت سے پیدا ہوتی ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متّقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا اور بڑا رحیم کریم ہے جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتّقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے ..... خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متّقی نہیں ہوتے لوگوں کے متّقی اور ریاء کار انسان ہوتے ہیں۔ سو اُن پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متّقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکّا اور سچّا اور پورا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲)

انسانیت کے آداب اور اخلاق کو بلند معیار پر لے جانے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"انسان میں سیکھنے کی بہت حد تک قوت واستعداد ہے (دینِ حق) وحشی کو، کرختگی کو، کرختگی والے انسان کو، وحشت دُور کر کے نرمی اور رفق پیدا کر کے اور پالش کر کے اور حسن پیدا کر کے ابتدائی طور پر، اسے صحیح معنی میں انسان بناتا ہے۔ چھوٹی سی چیز ہے کھانا کھاتے وقت دوسرے کے احساس کا خیال رکھو۔ اس کا بلاواسطہ روحانی بلندیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن بالواسطہ ہے۔ کیونکہ جب تک انسان انسان نہ بنے روحانی ترقیات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیچ میں مدارج ہیں اور ان کا میں جان کے ذکر نہیں کر رہا۔ ضرورت نہیں۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کا خیال رکھو۔ یہ وحشت جو انسان کی ہے اس کو دور کرتا ہے جانور کھاتے وقت دوسرے کا خیال نہیں رکھتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ گھوڑی اپنے بچے کا بھی خیال نہیں رکھتی۔ میں بعض دفعہ باہر نکلتا ہوں تو اپنے ہاتھ سے برسیم ان کو دیتا ہوں۔ تو اگر ساتھ گھوڑی کا بچہ ہو تو حالانکہ گھوڑی کے منہ میں لقمہ ہوتا ہے میرے ہاتھ سے جو اس نے لیا۔ جب بچے کی طرف کرتا ہوں تو وہ منہ مار کے اور اس کو بھی چھیننے کی کوشش کرتی ہے۔ انسان کو جہاں یہ کہا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ وہاں یہ کہا کہ اگر اکھٹے کھا رہے ہو یا ویسے بھی تو سما پلیٹ جو تیرے سامنے ہے اسے کھا یہ نہیں کہ اِدھر اُدھر ہاتھ مار کے اور پسند کی بوٹیاں، اگر پلاؤ کا تھال ہے تو چن کے ایک شخص کھانا شروع کر دے اور دوسرا شخص جو ہے وہ ہاتھ ہی کھینچ لے۔

ایک ہماری عربی کتابوں میں واقعہ آتا ہے وہ اس وقت مجھے یاد آیا۔ ایک شخص نے لکھا ہے۔ بدّو سردار تھا۔ اس نے لکھا کہ میری بیوی سامنے میرے، کھانا رکھتی تھی تو میری بیٹی ساتھ میرے کھایا کرتی تھی۔ وہ کہتا ہے اتنی ذہانت اس میں اور اتنی شرافت اس میں اور ادب انسانی سے واقف اور باپ کا خیال رکھنے والی کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جس لقمے کی طرف میری نگاہ اٹھی ہو اس کا ہاتھ اس کی طرف اٹھ گیا ہو۔ پھر وہ بڑی ہوئی بیاہی گئی۔ اپنے سسرال چلی گئی اور اس کی بجائے اس کا چھوٹا بھائی میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا تو اس کا یہ حال تھا وہ کہتا ہے کہ جس لقمہ کی طرف میری نظر اٹھتی تھی اس لقمے کی طرف اس کا ہاتھ اٹھتا تھا۔ یہ مثال بتاتی ہے کہ جب پالش ہو جائے ایک حسن، آداب کہتے ہیں اس کو، آداب آجائیں صحیح تو فرق پڑ جاتا ہے۔ انسان انسان میں۔ ایک حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تیار ہو جاتا ہے اخلاقی میدانوں میں آگے بڑھنے کے لئے۔ جس نے آداب نہیں سیکھے وہ اخلاق نہیں سیکھ سکتا۔ جس نے (دینِ حق کے) اخلاق نہیں سیکھے۔ وہ (دینِ حق) کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق روحانی میدانوں میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ آسمانی رفعتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء)

مستحق طلباء کی امداد کیلئے عطیات بھجوائیں

شعبہ امداد طلباء مستحق، نادار اور یتیم طلباء کی تعلیمی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات، عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر حضرات کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

اعلان برائے لجنات

وقف نو کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ کے ساتھ ہر ماہ سادے کاغذ پر بھجوایا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ صلح ۱۳۷۱ ہش ۵ جنوری ۱۹۹۲ء

ہمارے سالانہ جلسے

جو جلسہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۸۹۱ء میں منعقد فرمایا تھا اس کے ظل کے طور پر اب دُنیا بھر میں جلسے ہوتے ہیں اور ہر سال ہوتے ہیں۔ ان جلسوں کے موقع پر خدا اور خدا کے دین کی باتیں ہوتی ہیں۔ اور لوگ اپنے علم و عرفان میں اضافہ کرتے ہیں۔ تقاریر کرنے والے ایک لمبے عرصہ تک غور و فکر اور مطالعہ کے بعد مضمون تیار کرتے ہیں اور اسے عام فہم اور سلیس زبان میں پیش کر کے عوام الناس کے دلوں تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں اور سُننے والے بعد میں ایک لمبے عرصہ تک ان تقاریر کی باتیں دہراتے رہتے ہیں اور ان سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ دُور دراز سے آئے ہوئے دوست ایک دوسرے سے ملتے ہیں، پرانی دوستیاں مضبوط ہوتی ہیں اور نئی دوستیاں لگتی ہیں اور دلوں کے اطمینان اور روحوں کی سکینت کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ ملاقاتیں عام طور پر نہایت دُور رس نتائج کی حامل ثابت ہوتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ مختلف علاقوں کے لوگوں کو قریب سے قریب تر لا کر انسانیت کو ایک لڑی میں پروتے اور ان کے دکھ درد بانٹنے کا باعث بنتی ہیں۔

کثیر تعداد میں لوگوں کا بھائی بھائی ہونے کا مظاہرہ اس بات کی دلیل پیش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ اگر وہ چاہے تو چپّہ چپّہ پر اسی طرح کی اخوّت کے مظاہرہ سے امن قائم کر دے۔ اور ہر قسم کے جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں انسانی معاشرہ کی بہبود اور اس کی ترقی کا بنیادی نقطہ امن کی بحالی ہے۔ لوگوں کا بھائی بھائی کی طرح رہنا ہی دُنیا کو امن عطا کر سکتا ہے۔

اتنی بڑی تعداد کے لئے جملہ انتظامات۔ ان کی رہائش۔ ان کا خور و نوش۔ ان کا چلنا پھرنا۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا۔ اور پھر ایسی حالت میں کہ مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی اور ان کے ساتھ ننھے منّے بچّے بھی۔ بذاتِ خود یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور بہت بڑی تربیت کا ذریعہ۔ وقت کی پابندی کے ساتھ۔ اور منتظمین کے جاری کردہ نظام کی اطاعت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے۔ حقیقی طور پر یہ ایک بہت بڑی تربیت کا مظاہرہ ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ احمدیہ جماعت کے جلسے دُنیا بھر کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ اور دُنیا کے بڑے سے بڑے اجتماع کے انعقاد کے لئے ان جلسوں میں ایک سبق ہے۔ کیا اس میں کسی کو شک کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ آئندہ اقوامِ متحدہ کی بنیاد یہی جلسے ہوں گے۔

زندگی کی ہے ضرورت احترامِ زندگی
ہر کسی کو کیجئے گا شاد کامِ زندگی
چند لوگوں کی مسرّت ہے مسرّت کی نفی
ہوں سبھی مسرور تو سجتا ہے نامِ زندگی

ـــــــ ابو الاقبال

○

تُو نے جو کچھ بھی کہا اُس کی پذیرائی نہیں
میری کوئی بات بھی لوگوں نے جھٹلائی نہیں

میرا اقرارِ وفا اُس کو پسند آنے لگا
میری فطرت میں کوئی اندازِ پسپائی نہیں

مَیں کہ تیری یاد میں رہتی ہے تَر میری زباں
تُو کہ میرے دل پہ کب رحمت تری چھائی نہیں

اس کے باغوں کی بہاریں بھی ہیں پت جھڑ کی مثال
میرے صحراؤں کے گلشن پر خزاں آئی نہیں

ڈھا تو سکتا تھا کسی کے ظُلم کی دیوار کو
مَیں نے اپنے ذوق کی خاطر مگر ڈھائی نہیں

مَیں تو قندیلیں جلا کر راہ میں رکھتا رہا
اَور کچھ لوگوں کو یہ بھی روشنی بھائی نہیں

چھیڑ ڈالا میری خاموشی نے سینہ شور کا
شور کی میری صداؤں میں پذیرائی نہیں

مَیں بُھلا دیتا ہوں اپنی ذات کو اُن کے لئے
جن کو ساری عمر میری یاد تک آئی نہیں

رات بھر کا لمحہ لمحہ تیری آنکھوں میں کٹا
مَیں بھی ساری رات جاگا مجھکو نیند آئی نہیں

تیرے ہونٹوں پر کسی نے تو سُنا ہے میرا نام
لوگ کیوں کہتے ہیں تجھکو میری یاد آئی نہیں

مَیں نسیمؔ اب خلوت و جلوت میں چُپ رہنے لگا
یہ تکلّم کی انا ہے، اس کی پسپائی نہیں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان بہت سے امور میں اپنی عقل استعمال کرے لیکن وہ شخص جو اس حکمت کو نہیں سمجھتا۔ وہ چاہتا ہے کہ جھٹ خدا کی وحی نازل ہو کر تمام تفصیلات بیان کر دے۔ اور مجھے سوچنا نہ پڑے۔ فرماتا ہے یہ ٹھیک نہیں۔ وحی جب مکمل ہو جائے گی تو جتنی ضروری باتیں ہیں اس میں بیان ہو جائیں گی اور جن باتوں کے متعلق خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان خود سوچ کر فیصلہ کرے وہ اس میں بیان نہیں ہوں گی۔ ان باتوں کے متعلق ہدایت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان مجملاً یہ دعا کرتا رہے کہ الٰہی جن جن شخصی یا قومی کاموں کے لئے مجھے ہدایت کی ضرورت ہو تو میرے دل پر ان کے متعلق روشنی نازل کر دیا کر تا کہ میں اور میری قوم گمراہ نہ ہوں اور میرے علم کو ہمیشہ بڑھاتا رہ۔

دنیا میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ جوانی عمل کا زمانہ ہوتا ہے اور بڑھاپا عقل کا زمانہ ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کی رُو سے ایک حقیقی ایمان لانے والا ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے اس کا بڑھاپا اسے قوتِ عمل اور علم کی تحصیل سے محروم نہیں کرتا۔ اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کر دیتی بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا ابھی بولنے کے قابل ہوتا ہے۔ ہر بات کو سن کر اس پر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں بات کیوں ہے اور کس لئے ہے۔ اور اس میں علم سیکھنے کی ہوس انتہا درجہ کی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے اور وہ کبھی بھی اپنے آپ کو علم کی تحصیل سے مستغنی نہیں سمجھتا اس کی موٹی مثال ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں ملتی ہے آپ کو پچپن چھپن سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ الہاماً فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے جیسا کہ ماں کا اپنے بچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے بڑی عمر میں جہاں دوسرے لوگ بیکار ہو جاتے ہیں اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے۔ اور ان کو یہ کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ تو ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہ کہ خدایا میرا علم اور بڑھا۔ میرا علم اور بڑھا۔ پس اہلِ ایمان اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں بھی علم سیکھنے سے غافل نہیں ہوتا بلکہ اس میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں جب انسان پر ایسا دور آ جاتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے۔ اگر میں کسی امر کے متعلق سوال کروں گا تو لوگ کہیں گے کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا بھی پتہ نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیمؑ بڑی عمر کے آدمی تھے مگر پھر بھی کہتے ہیں "اے میرے خدا مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے" دنیا کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ احیاءِ موتیٰ پر کبھی غور ہی نہیں کرتے۔ انسانی زندگی انہیں اعجوبہ معلوم ہوتی ہے نہ حیوانی زندگی انہیں اعجوبہ معلوم ہوتی ہے ہزاروں سال سے زندگی کا دور چلا آ رہا ہے مگر انہوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ انسان کی زندگی کس طرح شروع ہوئی۔ اس زمانہ میں صرف ڈارون کی ایک مثال ہے جس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ زندگی کس طرح ظاہر ہوتی ہے اور وہ کیا کیا مدارج ہیں جن میں انسان گذرا۔ اس کی تحقیق غلط تھی یا صحیح بہرحال اس کے دل میں خیال پیدا ہوا اور اس کے بعد ساری دنیا میں ایک رَو چل پڑی کہ دیکھیں دنیا کس طرح پیدا ہوئی ہے اسی طرح حضرت ابراہیمؑ نے بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گویا یہی خیال جو دنیوی اور مادی لوگوں کے دلوں میں ڈارون کے زمانے میں پیدا ہوا آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت ابراہیمؑ کے دل میں بھی پیدا ہوا اور انہوں نے کہا۔ اے میرے رب یہ بے جان مادہ کس طرح زندہ ہو جایا کرتا ہے۔ ڈارون نے تو مادی احیاء کے متعلق جستجو کی مگر حضرت ابراہیمؑ کو مادی زندگی سے کوئی غرض نہیں تھی انہیں روح کی زندگی مطلوب تھی اور انہوں نے چاہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ پتہ لگاؤں کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیمؑ تو تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے اور یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے۔ بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ الٰہی میرا علم بڑھا کیونکہ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو اس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔

حدیثوں میں آتا ہے ایک صحابیؓ کہتے ہیں میرے مسلمان ہونے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں بتوں کے اس قدر شائق ہوا کرتے تھے کہ جب ہم گھر سے باہر کسی سفر پر جاتے تو اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی بُت بھی رکھ لیتے تھے تاکہ اس کی برکت سے بلائیں اور مصیبتیں ہم سے دور رہیں۔ ایک دفعہ میں سفر پر گیا اور بُت اپنے ساتھ لے لیا۔ راستہ میں اتفاقاً مجھے کوئی کام یاد آ گیا۔ اور میں نے کہیں جانا چاہا۔ مگر اسباب میرے پاس بہت تھا اور کسی دوسری جگہ اسے اٹھا کر لے جانا میرے لئے مشکل تھا۔ میں نے وہیں جنگل میں اسباب رکھا بُت کو پاس بٹھایا اور اسے کہا حضورِ والا! آپ ذرا میرے اسباب کا خیال رکھیں میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں چنانچہ میں اطمینان کے ساتھ خوش خوش چلا گیا۔ کہ میں اپنا اسباب اللہ میاں کے سپرد کر آیا ہوں۔ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گیدڑ ٹانگ اٹھا کر اسی بُت پر پیشاب کر رہا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت غصہ آیا اور میں نے آتے ہی اس بت کو اٹھا کر پرے پھینک دیا اور کہا کمبخت! گیدڑ کے پیشاب سے تو تو اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا میرے اسباب کو کیا بچائے گا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ مسلمان جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک ہے اور میں واپس آ کر مسلمان ہو گیا۔

اسی طرح ایک اور صحابیؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ سفر پر گئے تو میں نے خیال کیا کہ پتھر کا بُت اٹھانا تو مشکل ہو گا۔ اسباب بھی زیادہ ہے۔ آٹے کا بُت بنا کر ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آٹے کا بت بنایا اور ساتھ رکھ لیا۔ اتفاقاً راستہ میں آٹا ختم ہو گیا اور کھانے کے لئے کوئی چیز نہ رہی۔ جب سخت بھوک لگی تو اسی بت کو کوٹ کر ہم نے آٹا گوندھا اور روٹی پکا کر کھا لی۔ پھر مجھے خیال آیا کہ جس خدا کو میں کھا گیا ہوں اور وہ مجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکا۔ وہ کیسا خدا ہے۔ اور میں مسلمان ہو گیا۔ یہی حقیقت (تمہارے کسی کام نہیں آتا) میں بیان کی گئی ہے کہ وہ تم کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

کوئی شخص اس پر بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ لوگوں کی کئی خواہشات اتفاقی طور پر بھی پوری ہو جاتی ہیں پھر یہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت کس طرح ہوا۔ مثلاً بعض لوگوں کے ہاں بیٹا ہو جائے تو وہ کہتے ہیں کہ فلاں پیر کی قبر پر سجدہ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ یا فلاں جگہ چڑھاوا چڑھایا تھا تو اس کی وجہ سے یہ کام ہوا ہے سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ (نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ کسی کام آتا ہے) میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ تینوں باتیں آپس میں جوڑ رکھتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر دلیل بنتی ہیں۔ یعنی سمع اور بصر اور اغناء جب یہ تینوں چیزیں ملتی ہیں تب دلیل مکمل ہوتی ہے۔ اور جب یہ زنجیر مکمل ہو جائے تو اس کے بعد کوئی کام نہ اتفاقی قرار پا سکتا ہے اور نہ کسی بُت وغیرہ کی طرف منسوب ہو سکتا ہے مثلاً اگر کسی کام کے متعلق دعائیں کی گئی ہیں اور پھر کوئی نتیجہ برآمد ہوا ہے تو ہم یہ نتیجہ نکالیں گے کہ یہ کام خدا نے کیا ہے۔ لیکن اگر دعائیں نہیں کی گئیں اور وہ کوئی غیر معمولی کام بھی نہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا کیونکہ دنیا میں کچھ نہ کچھ کام اتفاقی بھی ہوا کرتے ہیں۔

امریکن تاریخ میں ایک نہایت ہی لطیف واقعہ بیان ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیاب لیڈر کسطرح اپنے نمونہ سے اپنے ساتھیوں کے دلوں کو فتح کیا کرتے ہیں۔

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ پہلے انگریزوں کے ماتحت ہوا کرتا تھا۔ ایک عرصہ کی غلامی کے بعد ان میں آزادی کی تحریک پیدا ہوئی مگر اس وقت اُن کی حالت یہ تھی کہ اُن کے پاس مقابلہ کے لئے فوجیں نہیں تھیں۔ اور نہ ہی کافی مقدار میں سامان جنگ موجود تھا۔ اور انگریزوں کے پاس فوجیں بھی تھیں اور ہر قسم کا سامان جنگ بھی تھا۔ بہرحال جب تحریک آزادی شروع ہوئی تو زمینداروں اور مزدوروں وغیرہ نے اپنے آپ کو والنٹیر کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور سارے ملک میں انگریزوں کے خلاف ایک آگ لگ گئی۔ جب یہ تحریک زیادہ مضبوط ہو گئی تو انہوں نے اپنے میں سے ایک افسر مقرر کیا۔ جسکا نام واشنگٹن تھا۔ اسی کے نام پر بعد میں امریکہ میں واشنگٹن کا شہر بنایا گیا۔ یہ ایک سیدھا سادہ آدمی تھا۔ جنگی فنون میں کچھ زیادہ مہارت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اخلاص اور دردِ قومی اسکے اندر موجود تھا۔ وہ سارے ملک میں چکر لگاتا تقریریں کرتا اور لوگوں کو ابھارتا کہ آزادی بڑی نعمت ہے۔ اسکے لئے جدوجہد کرو۔ ایک دفعہ وہ اپنے ملک کا چکر لگا رہا تھا کہ اس نے ایک جگہ پر دیکھا کہ کوئی قلعہ بن رہا ہے۔ اور کارپورل

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

دانتوں کے امراض کے ماہر

ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب سے ایک گفتگو

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جو ماہر ڈاکٹر صاحبان خدمت خلق کے نقطہ نظر سے تشریف لاتے ہیں اور اپنے وقت کی قربانی کرکے نیک نامی اور جماعت کے افراد کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ ان میں ایک نیا نام اب مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کا شامل ہوا ہے جو اہل ربوہ کی خدمت کے لئے ۲۲ اور ۲۳ دسمبر دو دنوں کے لئے کراچی سے تشریف لائے اور دانتوں کے مریضوں کا معائنہ کیا۔ اہل ربوہ کو امید ہے کہ محترم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب طاہر کی آمد کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کی عمر ۴۱ سال ہے آپ ربوہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم مکرم سلطان احمد صاحب طاہر کراچی ہیں اور والدہ محترمہ کا نام مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ہے جو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کی ہمشیرہ تھیں ان کا چند ماہ پیشتر انتقال ہو گیا تھا۔ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب نے ابتدائی تعلیم ربوہ میں حاصل کی۔ یہاں تعلیم الاسلام کالج سے ایف۔ ایس سی کرنے کے بعد آپ نے لاہور سے بی۔ ڈی۔ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ ہاؤس جاب سے فارغ ہونے کے بعد ایک سال تک ضلع میانوالی میں سرکاری ملازمت کی اور ۱۹۷۴ء میں کراچی جا کر پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی۔

مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب نے دوران طالب علمی ہی میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل کرتا رہے، کی خدمت میں عرض کر دیا تھا کہ وہ نصرت جہاں سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ کراچی میں پریکٹس شروع کرنے کے ایک سال بعد ایک روز جولائی ۱۹۷۵ء میں نہیں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کا تار موصول ہوا کہ فوراً ربوہ پہنچ کر ملاقات کریں ملاقات میں حضور (اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں) نے فرمایا کہ دو ہفتے کے اندر گیمبیا جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حضرت امام جماعت کا یہ حکم سن کر فوری طور پر کلینک وغیرہ بند کر دیا اور اگست ۷۵ء کے لگ بھگ روانہ ہو گئے۔ جلدی کی وجہ سے بیگم صاحبہ ساتھ نہ جا سکیں۔ واضح رہے کہ صرف چار ماہ قبل ڈاکٹر صاحب موصوف کی شادی ہوئی تھی ان کی بیگم صاحبہ چند ماہ کے بعد گئیں بہرحال اسکے بعد ساڑھے آٹھ سال تک گیمبیا میں خدمات بجا لاتے رہے اور ۱۹۸۴ء میں واپس آنے کے بعد کراچی میں دوبارہ سے پرائیویٹ پریکٹس کا سلسلہ شروع کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی پریکٹس اتنی کامیاب ہے کہ آپ دو کلینکس میں کام کرتے ہیں۔ ایک شہید ملت روڈ پر طاہر ڈنٹل سرجری کے نام سے اور دوسرا ڈیفنس میں ایک پولی کلینک زاہدہ کلینک میں جہاں آپ کا اپنا ڈنٹل سرجری کا یونٹ ہے۔ آپ صبح اور شام کا ایک گھنٹہ ڈیفنس کے کلینک میں جاتے ہیں اور شام اور رات کا باقی حصہ طاہر ڈنٹل سرجری میں کام کرتے ہیں

ہم نے ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب سے دانتوں کے امراض کے بارے میں بعض باتیں پوچھیں جو قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دانتوں کی بیماریاں عام طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دانتوں کو کیڑا لگنا جسے کیریز کہا جاتا ہے۔ دوسری مسوڑھوں کی بیماری جسے عام طور پر پائیوریا کہا جاتا ہے۔ بیرونی ملکوں میں عام طور پر مسوڑھوں کی خرابی کو غریبوں کی بیماری اور دانتوں کو کیڑا لگنے کو امیروں کی بیماری کہا جاتا ہے کیونکہ کیڑا لگنے کی وجہ ٹافیاں، مٹھائیاں چاکلیٹ، بسکٹ وغیرہ کھانا ہوتی ہے جبکہ مسوڑھوں کی بیماری عموماً مریض کی اپنی غفلت کی وجہ سے ہوتی ہے اس میں دانت صاف نہ کرنے کی عادت شامل ہے۔ مسوڑھے کی خرابی سارے منہ کو متاثر کرتی ہے جبکہ دانت کو کیڑا لگنا صرف ایک دانت میں بھی ہو سکتا ہے۔

دانتوں کی بیماریوں سے بچاؤ کے بارے میں ڈاکٹر داؤد طاہر صاحب نے بتایا کہ بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی دانتوں کی صفائی کی عادت ڈالی جائے۔ دانت روزانہ صاف کرنے چاہئیں ایک دو دن کے وقفے سے دانت صاف کرنا درست نہیں۔ روزانہ صبح کو اور رات کو سونے سے پہلے دانت صاف کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ایسا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا چاہئے جس میں فلورائیڈ شامل ہوں۔ اس سے دانتوں کو کیڑا نہیں لگتا۔ اس سلسلے میں کسی خاص ٹوتھ پیسٹ کی ضرورت نہیں کوئی بھی اچھا ٹوتھ پیسٹ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر داؤد طاہر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے حال ہی میں دانتوں کے امراض کے بارے میں ایک سیمینار میں شرکت کی جس میں بتایا گیا کہ تین سال سے کم عمر کے بچوں کو ایسی ٹوتھ پیسٹ نہیں دینی چاہئے جس میں فلورائیڈ شامل ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ تین سال سے کم عمر کے بچے ٹوتھ پیسٹ کی بڑی مقدار نگل جاتے ہیں جس سے ان کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اصل چیز ٹوتھ پیسٹ نہیں ہے بلکہ اصل چیز ٹوتھ برش کا استعمال ہے کیونکہ برش کے استعمال کا مقصد یہ ہے کہ دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی خوراک کے ذرے نکل جائیں اس مقصد کے لئے ٹوتھ برش کا استعمال دائیں سے بائیں نہیں بلکہ اوپر سے نیچے کرنا چاہئے۔ اور دائرہ نما طریق پر ٹوتھ برش کو گھما کر دانت صاف کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے ذرات کو نکالنا ٹوتھ برش کرنے کا اصل مقصد ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے زور دے کر کہا کہ صبح اور شام۔ دن میں دو وقت دانت صاف کرنے کی عادت ڈالنا بے حد ضروری ہے، اگر یہ عادت راسخ ہو جائے تو دانتوں کی بیماریاں از خود ختم ہو جاتی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب نے بتایا کہ مسواک کا استعمال بھی بہت مفید ہے لیکن اس میں ایک یہ احتیاط ضروری ہے کہ مسواک صاف ستھری ہو۔ استعمال سے قبل دیکھ لیا جائے کہ مسواک میں کوئی گندگی تو نہیں۔ ورنہ مسواک کا گند دانتوں میں منتقل ہو جائے گا عموماً کیکر کی مسواک اچھی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ چھوٹے بچوں کو دو سال کی عمر سے دانت صاف کرانے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ابتداء میں بچے کو اس کی ماں یا باپ اس کے دانت صاف کرکے دیں پہلے ہی دن سے برش کا صحیح استعمال بتائیں اور صبح اور رات کو سونے سے قبل دانتوں کی صفائی کی عادت ڈال دیں۔

مسوڑھوں کی بیماریوں کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دانت صاف نہ کرنے کی وجہ سے دانتوں کی سطح پہ ایک مادہ جمنا شروع ہو جاتا ہے جسے ٹارٹر کہتے ہیں۔ یہ مواد جو شروع میں نرم ہوتا ہے، آہستہ آہستہ سخت ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور تھوک میں موجود نمکیات اسے سخت کر دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ دانت کی جڑ کی طرف چلنا شروع ہوتا ہے اور اس کا اثر مسوڑھے پر پڑتا ہے۔ دانت پر ٹارٹر زیادہ جمع ہو جائے تو ڈاکٹر سے اس کی صفائی کروائیں۔ لسٹرین یا نمک سے کلی کرنا بھی بہتر ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بڑے گوشت سے مسوڑے پھول جاتے ہیں۔ دراصل اس کی وجہ بڑے گوشت کی کوئی تاثیر نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ بڑے گوشت کے ریشے مقابلتاً سخت ہوتے ہیں لہٰذا وہ دانتوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں اور دانت صاف نہ کرنے کی وجہ سے گل جاتے ہیں اور مسوڑھوں کو بیمار کر دیتے ہیں۔ اگر یہ ریشے دانتوں سے بروقت نکال دیئے جائیں تو بڑا گوشت دانتوں یا مسوڑھوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

دانتوں میں خلال کرنے کے بارے میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ فی الحقیقت خلال کا عادتاً استعمال بڑا خطرناک ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دو دانتوں کے درمیان کا حصہ بڑا نازک ہوتا ہے۔ یہاں بڑا نرم حصہ اور دانت کی ہڈی کی نوک ہوتی ہے خلال اس جگہ پہ لگتا ہے تو اس نرم جگہ اور ہڈی کی نوک کو ختم کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دو دانتوں کے درمیان قدرت کا رکھا ہوا پیکنگ میٹریل ختم ہو جاتا ہے اور دو دانتوں کے درمیان خلا بن جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خوراک کے ذرے اس میں پھنسنے شروع ہو جاتے ہیں اس لئے عادت کے طور پر خلال کرنا مناسب نہیں ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اگر پوری طرح کلی کر لی جائے تو صحتمند دانتوں میں کوئی کھانے کا ذرہ باقی نہیں رہتا۔ تاہم اگر پھر بھی کوئی ریشہ باقی رہ جائے تو ایک آدھ جگہ پر احتیاط سے خلال کا استعمال کبھی کبھار کر لینا چاہئے۔ لیکن اسے عادت کا حصہ نہیں بنانا چاہئے اس کام کے لئے ایک دھاگہ بھی استعمال ہوتا ہے جسے ڈینٹل فلاس DENTAL FLOSS کہتے ہیں۔ یہ خلال سے بہتر ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ربوہ کے شہروں میں بھی دانتوں کی ہر قسم کی بیماریاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اگر لوگ دانتوں کی صفائی کی اہمیت جانیں اور ایک بار اگر دانتوں کی سکیلنگ کروا لی جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ دانتوں کی سکیلنگ ڈاکٹر کرتا ہے اور ربوہ کے فضل عمر ہسپتال میں اس کا بہت اچھا انتظام ہے۔ اس سے دانتوں کی حفاظت بڑی اچھی طرح سے ہو جاتی ہے۔

دانتوں کی خراب عادتیں

مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب نے بتایا کہ پان اور نسوار کھانا دانتوں کو خراب کرنے کی عادات ہیں۔ پان کھانا خصوصاً دانتوں کے لئے سخت خطرناک ہے اس سے دانتوں پر کتھا جم جاتا ہے جو پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ چھالیہ اور چونا اس پر مزید خراب اثر ڈالتا ہے۔ پان کھانے کی عادت کا نتیجہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں منہ کا کینسر دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تمباکو نوشی بھی دانتوں کو خراب کرتی ہے دانتوں کو خراب کرنے کی عادات میں میٹھا زیادہ کھانا، بچوں کا ہر وقت ٹافیاں، چاکلیٹ یا بسکٹ کھاتے رہنا بھی غلط ہے۔ اگر ٹافی یا بسکٹ یا ایسی کوئی چیز ایک ہی وقت میں زیادہ کھا لی جائے تو قطع نظر اس کے کہ پیٹ خراب ہوتا ہے یا نہیں، اس سے دانتوں پر برا اثر نہیں پڑیگا۔ دانتوں کو خرابی تب ہی لاحق ہوتی ہے جب

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

راستے میں سڑک کے کنارے پر دو مقبرے ہیں جن کا نام بیوی باندی کا مقبرہ مشہور ہے جو باندی کا ہے وہ تو بڑا ہے اور جو بیوی کا ہے وہ بہت چھوٹا سا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک لونڈی تھی جو اپنی بیوی کو بہت پیاری تھی تو میاں نے بیوی کے لحاظ سے اس کا مقبرہ خوب اچھی طرح بنوایا لیکن جب وہ بیوی مری تو اس کا مقبرہ بہت چھوٹا سا بنوا دیا کیونکہ اس سے کچھ محبت نہ تھی۔ بلکہ کسی قسم کا لحاظ تھا۔ جب لحاظ نہ رہا تو کسی کو دکھاوے کی کیا ضرورت رہی۔

یہ واقعہ بھی بڑی عبرت کے قابل ہے والد صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرمایا کرتے تھے کہ جب آپ کے والد فوت ہوئے تو آپ کے بڑے بھائی کے رعب سے بہت لوگ ان کی وفات پر اظہار افسوس کرتے آئے۔ لیکن جب وہ خود فوت ہوئے تو چونکہ حضرت صاحب کا دنیا داری سے کچھ تعلق نہ تھا اور لوگ آپ کا اس قسم کا رعب نہ مانتے تھے کوئی پوچھنے تک بھی نہیں آیا کہ کیا حال ہے ... اور یہ واقعات ہمارے سامنے روز ہوتے ہیں۔ کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ایک معزز شخص کی زندگی میں تو اگر ان کے نوکر کو بھی پھوڑا پھنسی نکل آئے تو ... بڑے بڑے معززین دوستی اور محبت جتلانے کے لئے فوراً آ حاضر ہوتے ہیں کہ سنا ہے آپ کے نوکر کو یہ تکلیف ہو گئی ہے ہمیں سن کر بہت صدمہ ہوا۔ بڑا وفادار نوکر ہے اور اس قسم کی سو سو باتیں بناتے ہیں۔ لیکن اگر اس کا مالک اٹھ جاوے تو اگر اس کا اکلوتا بیٹا بھی دکھ اور مصیبت میں ہو اور تکلیفوں نے اس کی کمر بھی توڑ دی ہو تب بھی کچھ توجہ نہیں ہوتی۔ یا تو محبت کے دعوے ہوتے ہیں یا ایک ذرا سی مدت میں بات نفرت اور حقارت تک پہنچ جاتی ہے مگر یہ ان ہی لوگوں کی بات ہے کہ جن کے دل نورِ ایمان سے خالی ہوتے ہیں اور دنیا طلبی ان کے خمیر میں ہوتی ہے جن کو اس شخص سے محبت نہیں ہوتی بلکہ اس کے جاہ و جلال سے ہوتی ہے ورنہ مجنوں کو تو سگِ لیلیٰ تک سے بھی پیار تھا غرض کہ نیک لوگوں کی محبت نہایت بے غرضانہ ہوتی ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہو ان کی محبت بھی نفرت سے بھری ہوتی ہے اتنا فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ اصل تعلق اور پیار خدا سے پیدا کرے کیونکہ اس پر تو فنا نہیں۔ نہ اس کی عظمت و شان جاتی رہے گی ... الغرض ہم قطب مینار پر پہنچے۔ یہ دنیا کی بے نظیر عمارتوں میں سے ہے۔ اس سے اونچی اور کوئی عمارت نہیں۔ اس کے سات کھنڈر ہیں ... اس مینار کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر اونچا مینار کس طرح بنایا گیا۔ یورپین سیاح بھی دیکھ کر سخت حیران ہوتے ہیں۔ ہمارا تو بے اختیار (پاک ہے اللہ) کہنے کو دل چاہتا ہے کہ وہ عرب کا رہنے والا انسان جس کی نسبت حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ اسے بعض اوقات فاقہ تک گذر جاتا تھا۔ ایسا پاک اور خدا رسیدہ انسان تھا اس کے وجود میں خدا نے ایسی برکتیں پوشیدہ رکھی تھیں کہ خدا نے اسے گمنامی سے نکال کر ایک ایسے اونچے مقام پر کھڑا کیا کہ اس کے غلاموں کے غلاموں نے آپ کے نام کو ہندوستان جیسے بت پرست ملک میں آکر پھیلایا جن کے وجود سے ہندوستان میں ہزاروں مساجد تیار ہوئیں۔ چنانچہ یہ مینار ایسی ہی یادگار ہے ...

جمعہ کے دن ہفتہ کی رات کو بنگش کے کمرہ میں میرا لیکچر تھا۔ وقت پر وہاں پہنچے تو کوئی چھ سات سو آدمی وہاں موجود تھا بعض رؤسائے دہلی بھی آئے ہوئے تھے۔ لیکچر (اللہ نے چاہا تو تشحیذ الاذہان میں چھپ جائیگا) میں نے جس طرح خدا تعالیٰ نے سمجھایا وہاں بیان کیا کہ مذہب کیا ہے۔ اور یہ کہ مذہب کی نشانی یہ ہے کہ وہ انسان کو خدا تک پہنچائے اور اس سے تعلق پیدا کروائے اور بنی نوع انسان میں نیکی اور امن قائم کرے اور چونکہ قرآن کریم ہمیں خدا تک پہنچاتا ہے لیکن برخلاف اس کے آریہ مذہب کے اصول ہمیں خدا تعالیٰ سے متنفر کرتے ہیں۔ اس لئے دین حق تو سچا مذہب ہے اور آریہ سچا مذہب نہیں مثلاً دین حق خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق نہایت پاک تعلیم دیتا ہے لیکن آریہ مذہب خدا کو خالقیت سے جواب دے کر تناسخ کا قائل ہو کر ابدی نجات کا انکار کر کے توبہ کو لغو قرار دے کر ہمیں خدا تعالیٰ سے متنفر کر دیتا ہے جس سے اس کی لغویت ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح دین حق اور آریہ مذہب کی تعلیم کا مقابلہ کر کے دکھایا گیا کہ دینِ حق تو دنیا میں امن قائم کرتا ہے لیکن آریہ مذہب فساد ڈلواتا ہے۔ چونکہ حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا حکم تھا اس لئے ہفتہ کو قصور کی طرف روانہ ہوا جہاں کے احمدیوں نے ایک جلسہ کیا تھا ۲ تاریخ کی شام کو جلسہ تھا۔ صبح کو وہاں پہنچا تھوڑی دیر تک لاہور اور فیروز پور کی جماعتوں سے بہت سے احمدی آدمی اور بھی وہاں آ گئے ... میرا مضمون یہاں تقوی پر تھا۔ میں شام کو پھر روانہ دہلی ہوا۔ وہاں دوبارہ میرے لیکچر کی تجویز ہوئی اور اب کے میرا لیکچر دینِ حق اور عیسائیت پر تھا اس کا بھی لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ دہلی کی پبلک اس بات پر بہت حیران تھی کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہماری طرح ہی عزت کرتے ہیں۔ اتوار کی شام کو ہم وہاں سے روانہ ہوئے ... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس درد دل کا اثر تم پر بھی کرے جس سے میں نے یہ مضمون لکھا ہے۔ کاش کہ تم لوگ واقف ہو کہ میں تمہاری خیر خواہی کے لئے کیا درد محسوس کرتا ہوں۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے سچے جوش اور خیر خواہی سے لکھا ہے۔ ورنہ میں تو ان لوگوں میں سے ہوں جو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ "یقیناً میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے"۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون بسین

گورباچوف اور پروفیسری

اگرچہ میخائل گورباچوف کو مختلف یونیورسٹیوں سے یہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ وہ ان کے ہاں پروفیسر شپ قبول کر لیں جیسا کہ ان کی بیگم رئیسہ گورباچوف کو بھی ایسی ہی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن انہوں نے ایک تقریب کے موقعہ پر اس خیال کا اظہار کیا کہ اگرچہ وہ اس کام کو تو پسند کرتے ہیں لیکن وہ فی الحال اپنا ملک چھوڑنا نہیں چاہتے۔ ان کے صدارتی عملہ نے انہیں ایک تقریب میں بلایا تھا جہاں تقریباً ۱۰۰ روسی اور بیرونی ممالک کے صحافی موجود تھے۔ وہ تقریب اس مقام پر منعقد کی گئی جو پہلے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ہوٹل تھا۔ مسٹر گورباچوف اس تقریب میں شرکت کے لئے ایک لیموزین میں آئے ان کے ہمراہ ان کے دو نہایت قریبی مشیر بھی تھے۔ ان کے علاوہ ان کے نمائندہ بھی موجود تھے۔ مسٹر گورباچوف کی بیگم رئیسہ اس فنکشن کے لئے ان کے ہمراہ نہیں آئی تھیں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ آپ کی والدہ آپ کے استعفیٰ کے متعلق کیا سوچتی ہے تو وہ کھلکھلا کر ہنسے اور کہنے لگے ایک لمبے عرصے سے وہ مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ میں یہ عہدہ چھوڑ دوں میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ کہتی ہوں گی خدا کا شکر ہے کہ آخر کار گورباچوف نے یہ عہدہ چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ نئے سٹیٹ آپ کی لیڈر شپ قبول نہیں کریں گے۔ البتہ وہ ہر ممکن طریق پر اسکی امداد کرتے رہیں گے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ فوری طور پر ان کا کیا پروگرام ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگرچہ مجھے کئی دعوت نامے موصول ہوئے ہیں میں فی الحال اپنے ملک سے باہر نہیں جانا چاہتا۔ میں ماسکو کے قریب ہی اپنے دن گذاروں گا۔ اس تقریب میں ان ساری باتوں کے دوران مسٹر گورباچوف پارٹی کے شرکاء سے گھل مل گئے۔ اور ان سے ہنس ہنس کے باتیں کیں۔

معمارانِ اہرام

مصری اخبارات نے بتایا ہے کہ قاہرہ کے جنوب میں ان دس کارکنوں کی قبریں دریافت ہوئی ہیں جنہوں نے عظیم اہرام تعمیر کئے تھے۔ ان اہراموں کی تعمیر آج سے ۴۶۰۰ سال قبل ہوئی تھی۔ محکمہ اثریات کے ایک افسر نے کہا ہے کہ یہ قبریں جو اب دریافت ہوئی ہیں انہیں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ انہیں بھی اہرام کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ اور بالکل ویسے ہی اندرونے کے ساتھ جیسا فرعون کے لئے بنایا جاتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ قبر کا طریق صرف سرداران قوم کے لئے مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ایسی ہی قبروں میں رکھا جا سکتا تھا۔ چونکہ ان کارکنوں نے بہت بھاری پتھر اٹھا اٹھا کر اہرام تعمیر کئے تھے۔ ان کی ریڑھ کی ہڈیوں سے ان پتھروں کے اٹھائے جانے کے آثار ملتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنکے متعلق یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ بہت اونچائی سے نیچے گر کر ہلاک ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک کی کھوپڑی میں سوراخ ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مصری کسطرح دماغ سے گلٹی نکال لیتے تھے۔

گورباچوف کا مجسمہ

ادھر سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف نے استعفیٰ کا اعلان کیا اور ادھر چند ہی گھنٹے بعد ہالینڈ کے عجائب گھر سے ان کا موم کا مجسمہ چوری ہو گیا۔ وہاں کے ایک پولیس افسر نے بتایا ہے کہ انہیں

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س :۔ ۱۹۴۶ء کے قومی انتخابات کے موقع پر مستورات نے کیا خدمات انجام دیں

ج :۔ ہر احمدی ووٹر عورت کو لکھنا سکھا کر ووٹ کا اہل بنوایا۔ اور مسلم لیگ کے امیدوار کے حق میں ووٹ دینے کیلئے تیار کیا اور انتخاب کے روز خود مستورات کے اپنے انتظام کے تحت ووٹ ڈلوائے۔ احمدی مستورات نے انتہائی نامساعد حالات (زچگی تک) میں پولنگ سٹیشن پر آکر ووٹ ڈالے۔

س :۔ ۱۹۴۶ء میں لجنہ کی طرف سے کتنے امتحان مقرر کئے گئے۔

ج :۔ ۱۹۴۶ء میں لجنہ کی طرف سے چار امتحان مقرر ہوئے۔ ہر ایک امتحان میں معتدبہ خواتین نے حصہ لیا۔

س :۔ ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان کب مقرر ہوا۔

ج ۔ ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان ۴ اپریل ۱۹۴۶ء کو لیا گیا۔ جس میں ۱۱۰ ناصرات شامل ہوئیں

س :۔ "مربیہ" کلاس کا اجراء کب ہوا۔ (دعوت الی اللہ)

ج :۔ ۱۸ فروری ۱۹۴۶ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مربیہ (دعوت الی اللہ) کلاس کے اجراء کا فیصلہ کیا۔ تقسیم ملک کی وجہ سے یہ پھر بند ہو گئی۔

س :۔ نصرت گرلز ہائی سکول کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق کب ہوا۔

ج :۔ ۱۹۴۶ء میں نصرت گرلز ہائی سکول کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہوا۔ پہلے ہائی سکول تھا لیکن منظور شدہ نہ تھا۔

س :۔ الازہار لذوات الخمار کا پہلا ایڈیشن کب شائع ہوا۔

ج :۔ الازہار لذوات الخمار ۱۹۱۳ء سے ۱۹۴۲ء تک جلسہ سالانہ کی تقاریر کا مجموعہ ۱۹۴۶ء میں قادیان سے شائع ہوا جبکہ دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۲ء میں ربوہ سے شائع ہوا۔

س :۔ تعلیم الاسلام کالج میں بی اے، بی ایس سی کلاسز کے اجراء کے لئے کس قدر رقم کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔

ج :۔ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں بی اے، بی ایس سی کلاسز کے اجراء کی تحریک پر مستورات نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیا۔ حضرت اماں جان نے دو صد روپیہ عطا فرمایا۔

س :۔ ۱۹۴۶ء کی مجلس مشاورت پر لجنہ اماء اللہ کے نمائندہ کون تھے۔

ج :۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر، مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء میں لجنہ اماء اللہ کے نمائندہ تھے۔

س :۔ غرباء کے لئے غلہ جمع کرنے کی تحریک میں مستورات کا کیا حصہ ہے۔

ج :۔ سیدنا حضرت فضلِ عمر کی طرف سے غرباء کے لئے غلہ اور اجناس اور نقدی کی صورت میں مستورات نے حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

س :۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کی سیاستدانوں، لیڈروں اور مستشرقین میں تقسیم کی تحریک پر لجنہ نے کس قدر پیشکش کی۔

ج :۔ سیدنا حضرت فضلِ عمر نے اس غرض کے لئے ایک ہزار جلد کے لئے تحریک فرمائی تھی۔ لجنہ اماء اللہ نے دو سو جلدوں کی پیش کش کی۔

س :۔ حفاظت مرکز کے لئے سیدنا حضرت فضل عمر نے کونسی تحریک فرمائی تھی اور مستورات نے کیا حصہ لیا۔

ج :۔ حضرت فضل عمر نے حفاظت مرکز قادیان کے لئے "وقف جائیداد" کی تحریک فرمائی تھی۔ اس تحریک میں لجنہ مرکزیہ کی طرف سے چودہ ہزار روپے کے وعدہ جات پیش ہوئے۔ انفرادی وعدہ جات اس کے علاوہ تھے۔

س :۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کرنے والی خواتین کے حالاتِ زندگی جمع کرنے کی تحریک کب ہوئی۔

ج :۔ جولائی ۱۹۴۷ء میں لجنہ اماء اللہ نے ایسی خواتین کے حالاتِ زندگی جمع کرنے کا کام شروع کیا۔ لیکن ہجرت ہو جانے کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا۔

س :۔ سیدنا حضرت فضلِ عمر کب پاکستان آئے۔

ج :۔ آپ ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان تشریف لائے۔

س :۔ آپ کے ساتھ اور کون کون تھے

ج :۔ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ اور صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ

س :۔ تقسیم ملک پر کن کن مقامات کی لجنہ و مستورات کو مہاجرین کی امداد کی زیادہ توفیق ملی۔

ج :۔ لاہور۔ راولپنڈی کھاریاں (ضلع گجرات) گھسیٹ پور ضلع لائل پور (فیصل آباد) اور سیالکوٹ کی لجنات کو اپنے اپنے مقام پر مہاجرین کی امداد بصورت رہائش خوراک لباس نقدی وغیرہ احسن طریق پر توفیق ملی۔ اسی طرح اور مقامات بھی جہاں جہاں مہاجرین گئے لیکن سب سے زیادہ لاہور کو یہ توفیق ملی۔ کیونکہ سب سے پہلے مہاجر یہاں ہی آتے تھے۔

س :۔ لاہور میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کا قیام کب ہوا۔

ج :۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں لاہور میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کا قیام ہوا۔

س :۔ ۱۹۴۸ء تک کس مقام کی لجنہ کو یہ فخر حاصل تھا کہ اس کی تمام ممبرات موصیہ تھیں۔

ج :۔ مئی ۱۹۴۸ء تک لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن کو یہ فخر حاصل تھا کہ اس کی تمام ممبرات موصیہ تھیں۔

س :۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے مرکزی دفاتر کے لئے کتنی زمین حاصل کی۔

ج :۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو چوبیس کنال زمین حضرت فضلِ عمر کی طرف سے ہدیۃً حاصل کی۔

س :۔ احمد نگر متصل ربوہ میں بچیوں کا سکول کب قائم ہوا۔

ج :۔ ۱۹۴۸ء میں احمد نگر میں بچیوں کا سکول جاری ہوا جو اب سرکاری سکول کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

س :۔ ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے والی خاتون کا کیا نام تھا۔

ج :۔ ان کا نام ناصرہ زمرمان تھا۔ جو ۱۹۴۸ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔

س :۔ مجلس مشاورت میں عورتوں کے لئے تعلیم القرآن کلاس شروع کرنے کی تجویز کب پیش ہوئی۔

ج :۔ ۱۹۴۸ء کی مجلس مشاورت میں عورتوں کے لئے تعلیم القرآن کلاس شروع کرنے کی تجویز لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے پیش ہوئی۔ اسی سال رمضان المبارک میں رتن باغ لاہور میں یہ کلاس شروع ہوئی۔

س :۔ ہجرت کے بعد مستورات کراچی سے سیدنا حضرت فضل عمر نے کس ہال میں خطاب فرمایا۔

ج :۔ ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو تھیوسافیکل ہال بندر روڈ کراچی میں حضور نے یہ خطاب فرمایا جو الازہار لذوات الخمار حصہ دوئم میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

س :۔ مجاہدین کشمیر کے لئے مستورات نے کیا خدمات سرانجام دیں۔

ج :۔ ۱۹۴۸ء میں فرقان فورس کے احمدی مجاہدین آزاد کشمیر کی جنگ میں محاذِ جنگ پر بہادرانہ کارنامے سرانجام دے رہے تھے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تنظیم کے تحت احمدی مستورات نے ان مجاہدین کے لئے وردیوں اور کپڑوں کی تیاری میں شبانہ روز محنت اور بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ کپڑوں کی درستی کے علاوہ سوئی دھاگہ رکھنے کے لئے پانچ صد بٹوے بھی تیار کئے یہ سب کام حضرت سیدہ ام داؤد صاحبہ کی نگرانی میں ہوا۔

س :۔ لجنہ اماء اللہ اور دیگر ذیلی تنظیموں کا امیر مقامی کی عمومی نگرانی کے تحت ہونے کا فیصلہ کب ہوا۔

ج :۔ مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء میں انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تنظیموں کا مقامی امیر کی عمومی نگرانی کے تحت ہونے کا فیصلہ ہوا۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

اس چوری کا علم برطانوی وقت کے مطابق بارہ بجے ہوا۔ اور وہ ابھی تک اس مجسمے کی گمشدگی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ جس عجائب گھر سے یہ مجسمہ چرایا گیا ہے۔ وہ مادام ٹوساڈ کا موم کے بنائے گئے مجسموں کا عجائب گھر ہے۔ مسٹر گورباچوف نے اس مجسمے میں بھورے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا ہے اور سرخ ٹائی لگائی ہوئی ہے۔ اور جب اسے گذشتہ مرتبہ دیکھا گیا تو اس پر سوویت جھنڈا بھی لگا ہوا تھا۔ گذشتہ ہفتے عجائب گھر کے حکام نے اس مجسمہ کو اس جگہ سے اٹھا کر جہاں موجودہ سیاست دانوں کے مجسمے ہیں وہاں رکھ دیا تھا۔ جہاں تاریخ کے ساتھ تعلق رکھنے والے سیاسی اکابرین کے مجسمے ہیں۔ اس کمرے کو "ایوان شہرت" بھی کہا جاتا ہے

یلسن کا دورہ ہند

بتایا گیا ہے کہ روس کے صدر بورس یلسن جنوری کے نصف میں کسی وقت بھارت کا دورہ کریں گے۔ اس دورے میں زیادہ تر تجارت، مالیات، ایکسچینج ریٹ اور دفاع کے لئے تعاون کے مسائل پر بات چیت ہو گی۔ بھارت ایک لمبے عرصے سے سابق سوویت یونین کا قریبی ساتھی رہا ہے۔ جس نے سوویت یونین کے ختم ہوتے ہی روسی فیڈریشن کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ اس دورے کی تاریخ تو ابھی مقرر نہیں ہوئی لیکن یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ دورہ مقرر کر دیا گیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی انہونی بات راستے میں حائل ہو جائے یلسن یہ دورہ ضرور کریں گے۔ دورے کے متعلق ایک پریس کانفرنس کے دوران بعض تفاصیل بتائی گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح و رخصتانہ: مکرمی چوہدری امان اللہ صاحب سیال امیر ضلع قصور کے صاحبزادے چوہدری داؤد احمد صاحب سیال (مقیم جرمنی) کے نکاح کا اعلان مورخہ ۳۰ نومبر ۹۱ء کو محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عزیزہ امۃ النور صاحبہ بنت چوہدری برکت علی صاحب کاہلوں دارالصدر شمالی ربوہ کے ساتھ پانچ ہزار مارک حق مہر پر فرمایا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مورخہ ۲ دسمبر ۹۱ء کو محترم امیر صاحب ضلع نے اپنے گاؤں جوڑا ضلع قصور میں دعوت طعام کا اہتمام فرمایا۔

○ مورخہ ۶ دسمبر ۹۱ء کو محترم چوہدری امان اللہ صاحب سیال کے صاحبزادے چوہدری محمود احمد صاحب سیال (مقیم جرمنی) کے نکاح کا اعلان برادرم قریشی سفیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ عزیزہ بشریٰ ناہید بنت چوہدری فتح محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر فرمایا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات طیبہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت: مکرمہ خالدہ نصرت صاحبہ اور مکرم بشیر الدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب وٹرنری سرجن کی نواسی اور مکرم نواب الدین صاحب آف جرمنی کی پوتی ہے۔ عزیزہ کا نام لائبہ بشیر رکھا گیا ہے۔

احباب اسکی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ ملک مہردار خانصاحب صدر لجنہ جیکب آباد سندھ لکھتی ہیں کہ ان کی نواسی امۃ المجیب سونیا بنت ٹھیکیدار رزاق احمد گجرات عمر سوا دو سال جو کہ وقف نو میں شامل ہے ٹائیفائڈ لقوہ اور فالج کے حملہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۸۷ میں فتح بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر نمبر ۳۰ ضلع گجرات حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۴-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے۔ (۲) طلائی بالیاں وانگوٹھی وزنی ایک تولہ مالیتی ۳۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۸۹ جرمن مارک ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فتح بیگم آف چک سکندر نمبر ۳۰ حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد حنیف شمس جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالسبحان طارق جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۸ میں حبیب احمد خان ولد چوہدری محمد اکرم خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع جناح سٹریٹ چوہان پارک برقبہ ۷ مرلہ مالیتی ۵½ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۹۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حبیب احمد خان ۲ جناح سٹریٹ چوہان پارک لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یونس جاوید اسلام پورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید بشیر احمد ایاز وصیت نمبر ۲۳۱۳۳۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۹ میں طارق جاوید ولد حکیم عبدالمنان صاحب قوم درانی پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۹۱ء

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

دن میں بار بار میٹھا یا چاکلیٹ وغیرہ کھائی جائے۔

بعض مریضوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک طرف کا دانت درد کرنے لگا تو اس طرف کو کھانا کھانے میں استعمال کرنا بند کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو طرف استعمال نہیں ہو رہی ہوتی اس پر گند جمنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ دانت کی خرابی کا فوراً علاج کروایا جائے اسے یونہی نہ چھوڑا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی دانت ٹوٹا ہوا ہے تو اسے نکلوا دینا زیادہ بہتر ہے اس کی جگہ دوسرا مصنوعی دانت آسانی سے لگ جاتا ہے۔ ٹوٹا ہوا دانت لئے پھرنا کوئی درست طریق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کو اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ اپنی برکات عطا کرے۔ ان کے خدمت خلق کے جذبے کو قبول کرے اور اپنی جزاء سے اس خدمت کا بہترین اجر عطا کرے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

نگرانی کے لئے پاس کھڑا ہے۔ کام کرنے والے صرف پانچ سات سپاہی تھے۔ اتفاقاً ایک دو شہتیر ایسے آ گئے کہ ان کا اوپر چڑھانا مشکل ہو گیا۔ وہ زور لگا لگا کر اوپر کھینچتے مگر وہ پھر نیچے گر جاتا۔ اور وہ کارپورل پاس کھڑا انہیں کہتا جاتا شاباش خوب زور لگاؤ۔ شاباش ہمت نہ ہارو۔ مگر آگے بڑھ کر ان کی مدد نہیں کرتا تھا۔ اسی دوران میں واشنگٹن وہاں سے گذرا وہ اس وقت ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا۔ اسنے جب یہ نظارہ دیکھا تو اپنا گھوڑا روک لیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے لوگوں نے بتایا کہ انگریزی فوج آ رہی ہے جسکے مقابلے کے لئے ہم یہ قلعہ بنا رہے ہیں۔ تاکہ سپاہی اس میں ٹھہر سکیں۔ اس نے کہا کہ پھر اس قلعہ کے بننے میں دقت کیا ہے انہوں نے کہا دقت یہ ہے کہ شہتیر بہت بھاری ہیں اور ہم سے اوپر چڑھائے نہیں جاتے۔ اسنے کارپورل سے پوچھا کہ تم ان کی کیوں مدد نہیں کرتے۔ اس نے کہا کہ میں تو افسر ہوں۔ میرا فرض یہ ہے کہ ان سے کام لوں۔ اور ان کی نگرانی کروں۔ واشنگٹن نے یہ بات سنی تو فوراً اپنے گھوڑے پر سے اترا اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر اس نے کام کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ شہتیر اوپر چڑھ گئے جب کام ہو چکا اور وہ گھوڑے پر سوار ہو کر واپس جانے لگا تو کارپورل نے اسے کہا کہ میں آپ کا اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس مشکل کام میں ہماری مدد کی واشنگٹن نے جواب میں کہا آپ کی مہربانی، میں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ جب بھی آپ کسی ایسی مصیبت میں پھنس جائیں کہ آپ کو دوسرے کی مدد کی ضرورت ہو تو اپنے کمانڈر انچیف 'واشنگٹن' کو بلا لیا کرنا۔ یہ قائد کی مثال ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر کام کے لئے پیش کر دے۔ اور قربانی کے وقت وہ دوسروں کے پیچھے نہیں بلکہ ان کے آگے آگے رہے۔ اور اپنے نمونہ سے ان کے اندر کام کی تحریک پیدا کر دے۔ اگر کسی اعلیٰ درجہ کے قائد کے ہوتے ہوئے بھی لوگ اس کے نمونہ سے فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ ان کی بڑی بدقسمتی ہوتی ہے۔ ہم نے خدام کے افسروں کا نام بھی قائد اسلئے رکھا ہے کہ وہ اپنے نمونہ سے لوگوں کے دل فتح کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمتوں پر پابندی ختم کر دی ہے۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ارکان اسمبلی کی سفارش قبول نہیں کی جائے گی۔ گریڈ ایک سے پانچ تک بھرتی موجودہ طریقہ کار کے مطابق ہو گی۔ وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات نے کہا ہے کہ بیورو کریسی کو حکومت کی بھرتی کی پالیسی کی خلاف ورزی نہیں کرنے دی جائے گی۔

○ پنجاب میں ملازمتوں پر پابندی جلد ختم کر دی جائے گی ملازمتیں صرف میرٹ پر دی جائیں گی۔ وزراء اور اراکین اسمبلی کا کوٹہ ختم کر دیا گیا ہے۔ بھرتی کے لئے پالیسی بنائی جا رہی ہے۔

○ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی تنصیبات کی فہرستوں کا تبادلہ عمل میں آ گیا ہے۔ پاکستان میں بھارتی سفیر نے اور بھارت میں پاکستانی سفیر نے یہ دستاویزات وزارت خارجہ سے وصول کیں۔

○ پنجاب میں راجباہوں اور نالوں کی صفائی کے پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے امید ظاہر کی ہے کہ ۱۴ سو میل نہری علاقہ صاف کرنے سے ۵۵ لاکھ ٹن گندم مزید حاصل کی جا سکے گی۔

○ پاکستان نے مقررہ تاریخ سے پہلے ہی افغان مجاہدین کو اسلحہ کی فراہمی بند کر دی ہے۔

○ حکومت کی طرف سے چھاپے کے خوف سے متعدد پیٹرول پمپوں پر بجلی کی سپلائی معطل ہو گئی۔

○ کراچی میں کلاشنکوفوں کی فائرنگ سے نئے سال کا افتتاح کیا گیا۔ رات کے ٹھیک بارہ بجے کلاشنکوفوں کی ہزاروں گولیوں کے فائر کئے گئے اس کے علاوہ شاٹ گنوں رائفلوں اور ٹی ٹی پستولوں سے بھی فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ کرنے والے کسی فرد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

○ گجرات کی دو یتیم لڑکیوں کو چار نامعلوم افراد نے چار دن میں دو بار زیادتی کا نشانہ بنایا۔ پولیس پہلے واقعہ کے بعد کچھ نہ کر سکی تھی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف

محترمہ بے نظیر بھٹو سے ان کی ملاقات اچھی رہی۔ آئندہ بھی بات چیت جاری رہے گی۔

○ صوبہ سرحد میں حبیب بنک کی تمام برانچوں میں پشاور میں بنک آفیسر کے قتل کے خلاف ہڑتال رہی۔

○ ملک بھر میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ شروع ہو گئی ہے۔

○ سیکرٹری جنرل خارجہ نے کہا ہے کہ اس سال افغانستان میں امن قائم ہو جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ امریکہ پر انحصار کی بجائے اپنے بازوؤں ہمت اور حوصلے سے کام لینا ہو گا۔

○ پاکستان ایران اور ترکی کی سربراہی کانفرنس جلد ہو گی اس میں وسطی ایشیا کی چھ جمہوریاؤں کی طرف سے رکنیت کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔

○ کوآپریٹو اداروں کے خلاف تحقیقات کرنے والے کمیشن نے تین ارب روپے کے قریب مزید ایسے اثاثوں کا پتہ چلایا ہے جن کا انکشاف پہلے نہیں کیا گیا تھا۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد نے سوال کیا ہے کہ "حکمران پاکستان سے کس گناہ کا بدلہ چاہتے ہیں"۔ ملک میں اغوا تشدد اور لوٹ کھسوٹ کا سنگین طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ عوام حالت جنگ میں ہیں دنیا میں پاکستان کی جو رسوائی ہو رہی ہے حکمرانوں نے اس سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔

○ سکھر میں پولیس مقابلہ کے دوران ۹ ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ جنوبی اور شمالی کوریا کے سربراہ ۱۹۴۸ء سال کے بعد مارچ میں پہلی بار مذاکرات کریں گے۔

○ روس اور یوکرین کی حکومتوں نے قیمتوں سے سرکاری کنٹرول ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ روس میں قیمتوں میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے اور اشیائے ضرورت نایاب ہیں۔

○ سابق روس کی ریاست جارجیا میں بھاری توپ خانے سے حکومت اور حزب مخالف کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ اب تک اس لڑائی میں ۳۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ روس سے آزادی حاصل کرنے والی بالٹک ریاست اسٹونیا میں تیل کی کمی کی وجہ سے شدید بحران پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت نے عوام کو ہدایت کی ہے کہ وہ گھروں میں لکڑیاں جلائیں۔ پبلک ٹرانسپورٹ کا بہت سا حصہ بند کر دیا گیا ہے۔ جب کے عوام کو کہا گیا ہے کہ وہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ ۵۰٪ کم کر دیں۔ اندرون ملک طیاروں کی پروازیں بند کر دی گئی ہیں جب کہ بین الاقوامی پروازوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ سابق روس سے علیحدگی کے بعد اسٹونیا کے لئے یہ پہلا بڑا بحران ہے۔ اگر جمہوریہ روس نے تیل کی سپلائی بند کر دی تو بحران مزید شدید ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے سوائے ایک پلاٹ برقبہ ۱۲ مرلہ جس کے مالک چار بھائی ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت جاری ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طارق جاوید ولد حکیم عبد المنان ناصر آباد شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک خالد محمود ۱۸۔ اقبال پارک شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد الباسط طارق منگل پورہ مینوک سٹریٹ شیخوپورہ۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان
کا ماہانہ پروگرام
۵ تا ۷ تاریخ مشہور دواخانہ لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ۱۵، ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان ۱۰ تا ۱۲ تاریخ تک اسلام آباد۔
باقی دنوں میں مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ میں مشورہ ہو سکتا ہے
مینیجر مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

حبوب مفید اطہراء // ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۳۴
چھوٹی شیشی: ۱۶ روپے، بڑی شیشی: ۴۸ روپے

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز - پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶